گُم سُم
عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۱۴

مرتّبہ:

نوید ظفر کیانی

مکتبہ ارمغانِ ابتسام

https://archive.org/details/@nzkiani
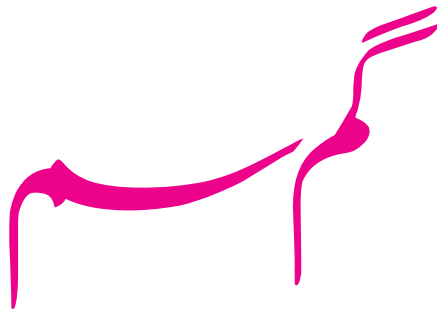
nzkiani@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
منفرد ردیف رنگ

۴۱۴

منفرد ردیف و نظم رنگ

ردیف گُم سُم   قوافی و بحر حسبِ توفیق

مشاعرہ ۲۷ اپریل ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ سہ پہر تین بجے شروع ہوگا اور اتوار رات نو بجے تک جاری رہے گا۔کلام مقررہ وقت پر ایک ایک شعر کی صورت میں پیش کیا جائے جو یکجا کر کے یکجا والے مراسلے میں کمنٹ کیا جائے۔کلام قبل از وقت پیش نہ کریں۔ضرورتِ شعری کے تحت ردیف میں معمولی کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔گُم سُم کے مرکزی خیال پر کسی بھی ہیئت میں نظم لکھی جاسکتی ہے۔

میزبان: ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بینا
محمد رضا طیبی اور دیگر احبابِ موجِ غزل

خوش آمدید

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۱۴

امیر معاویہ

غزل

تری چاہت میں تیرے پیار میں گم صم
مرا دل ہے ترے دیدار میں گم صم

تری چاہت بھری گفتار میں گم صم
ہے دل تیرے لب و رخسار میں گم صم

ملی چاہت میں جو اس ہار میں گم صم
ہے دل یہ عشق کے اسرار میں گم صم

تری یادیں ہیں وابستہ جہاں ہمدم
ہے دل یہ ان حسیں آثار میں گم صم

جہانِ دنیا سے نا آشنا ہو کر
میں رہتا ہوں خیالِ یار میں گم صم

تری یادوں میں تنہا تنہا سا ہو کر
ہے دل گھر کی درو دیوار میں گم صم

امیر معاویہؔ

غزل

ترے عشق میں اور خیالوں میں گم صم
پڑا ہے یہ دل تیری یادوں میں گم صم

خبر اس زمانے کی مجھ کو کہاں ہے
میں تو رہتا ہوں تیری باتوں میں گم صم

لگی عشق میں چوٹ ایسی ہے اس کو
کہ دل میرا رہتا ہے راتوں میں گم صم

انہیں خار بھی سہنے پڑتے ہیں پھر ساتھ
جو رہتے ہیں اکثر گلابوں میں گم صم

نہیں ہے پتا کچھ کہ ہے دنیا یہ کیا
میں رہتا ہوں اپنے فسانوں میں گم صم

نہیں مجھ کو فرصت کسی سے جلوں میں
میں رہتا ہوں اپنی اڑانوں میں گم صم

انعام الحق معصوم صابری

نعتِ رسول صلی اللہ

درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ عاشق کھڑا ہوا گم سم
ادب سے کچھ بھی نہیں ہے وہ بولتا گم سم

جھکائے سر وہ مدینے کی ہی طرف اپنا
سنانے حال وہ دل کا ہے چل پڑا گم سم

پلٹ کے جب میں وہاں سے لگا تھا آنے تو
مرا دماغ تھا فرقت میں ہو گیا گم سم

چھلک پڑے تھے جو پلکوں پہ جگمگاتے سے
دیئے یہ اشک کے دیکھے ہوئی ہوا گم سم

بلا لیا ہے جو معصوم کو مدینے میں
زباں سے کر ہے رہا شکر وہ ادا گم سم

ایم یاسین آرزو

غزل

ہے کھڑا شام کی چوکھٹ پہ دِوانہ گُم سُم
گویا یاسین ہوا سارا زمانہ گُم سُم

وہ کیا آئے ہیں مقابل ذرا آئینے کے
عکس حیران ہے اور آئنہ خانہ گُم سُم

پھر سفر ایک ہے درپیش مسافر کو آج
بھاری قدموں سے ہوا ہے وہ روانہ گُم سُم

بے نقاب آئے وہ بت خانہ اچانک جس دَم
ہوئے حیران پُجاری، صنم خانہ گُم سُم

داستاں عشق کی ہونٹوں پہ جب آئی ، اپنی
تو کہانی ہوئی حیران ، فسانہ گُم سُم

ایم یاسین آرزو

غزل

ایک لڑکی پہاڑ پر گُم سُم
ہے کھڑی آس اوڑھ کر گُم سُم

پڑ گئے رنگ انتظار کے پھیکے
وہ ہے گُم سُم تو بام و در گُم سُم

جب سے چھوڑا چمن میں آنا اُس نے
پھول گُم سُم ہیں اور شجر گُم سُم

بے نقاب آئے بام پر جب وہ
محوِ حیرت ہوا قمر گُم سُم

دیکھ کر چال آرزو، دشمن کی
ہوا فرہاد کا تبر گُم سُم

تعظیم احمد
محمدی کھیری یوپی

غزل

تیرے جانے سے روشنی گم سم
بن گئی میری زندگی گم سم

جب سے مدہوش ہو گیا ہوں میں
ہو گئی تیری بندگی گم سم

بے خودی میں خیال جاتا رہا
کیسی تعریف عاجزی گم سم

رہنے سے دور دیس میں ساجن
ہے حقیقت کہ سادگی گم سم

جب سے پھیلی وبا ہے لوگوں میں
دلبروں کی ہے دلبری گم سم

کہہ نہیں سکتے کچھ بھی اس سے ہیں
گیٹ پر پا کے اجنبی گم سم

آج دریا کنارے آئے ہیں
پاس بیٹھے ہیں تشنگی گم سم

بزم میں خوبصورتی ان کی
دیکھ کر آپ چاندنی گم سم

کہتا تعظیمؔ ان کے بارے میں
آدمی ہو کے آدمی گم سم

جمیل حیدر عقیل

غزل

چراغ درد کی تصویر، شام ہے گم صم
لبوں کی پنکھڑی پر تیرا نام ہے گم صم

فلک کی گود میں تاروں نے موندلیں آنکھیں
سبو پہ سوگ ہے طاری تو جام ہے گم صم

یہ کیسی درد کی لفظوں نے اوڑھ لی چادر
قلم اداس ہے کتنا، کلام ہے گم صم

اِدھر ہے شام کے منظر پہ سوگواری سی
خیالِ یار اُدھر تشنہ کام ہے گم صم

شکستہ دل ہے کہیں حرف اعتبار کھڑا
تو لفظ دوستی کا زیرِ دام ہے گم صم

حبیب سحرؔ
کراچی پاکستان

غزل

فکر خاموش آگہی گم سم
ہوگئی میری شاعری گم سم

دور کب ہوں گی ظلمتیں آخر
تیرگی میں ہے روشنی گم سم

چپکے چپکے گزر رہا ہے وقت
بھیڑ میں بھی ہے زندگی گم سم

بادِ صرصر کا ڈر کر چھڑتے ہی
گل ہے پژمردہ اور کلی گم سم

انے والا ہے کیا کوئی طوفاں
آج بیٹھے ہیں اپ بھی گم سم

گردشیں ہیں پرے، قیامت ہے
شہر سنسان ہے گلی گم سم

یاد ماضی سحرؔ بتاؤں کیا
آئی ہنستی ہوئی گئی گم سم

خاؔور چشتی

غزل

بیٹھے وہ یہاں گم سم
جانے ہیں کہاں گم سم

بات لب پہ نہ لائیں
رکھتے ہیں نہاں گم سم

خواہشیں سبھی دل کی
چہرے سے عیاں گم سم

آنکھوں سے کریں باتیں
اور ہے زباں گم سم

زخم دل پہ جھیلے ہیں
ہے ہر اک نشاں گم سم

کیوں یقیں نہیں کرتے
کچھ ہوا گماں گم سم

پڑھنا تم خاورؔ کو کبھی
کرنا پھر بیاں گم سم

خورشید عالم خورشیدؔ

غزل

بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب، سرکار آج گم صم
کرتے ہیں سہمے سہمے، سب کام کاج گم صم

ظالم، لٹیرے، ڈاکو، آزاد پھر رہے ہیں
دیتے ہیں ڈرتے ڈرتے، ان کو خراج گم صم

اس ظلم پر کوئی بھی کیوں بولتا نہیں ہے
کیوں کر بنا ہوا ہے، سارا سماج گم صم

خاموشی ہر طرف ہے، سناٹا چھا رہا ہے
ہے ظلم پر ہر اک سُو، کیوں احتجاج گم صم

لڑنا تو ہوگا ہم کو، خورشید ظالموں سے
اس کا نہیں ہے سن لو، ہرگز علاج گم صم

ڈاکٹر حامد حسین
سسوا موتیہاری بہار

غزل

طوفان کی آمد ہے اور ساری فضا گم سم
کیا قہرِ خدا آئے گا؟ کیوں ہے ہوا گم سم؟؟

اب سارے ہی گلشن میں ہر سمت خموشی ہے
نازک سی کلی ہے سو وہ بھی ہے سدا گم سم

ہر چیز کی فطرت میں رکھی ہے مرے رب نے
وہ ایک ادا جس کو دیکھے ہے خدا گم سم

یہ گھر کی تباہی ہے تو باہمی رنجش سے
ہر فرد نہ ہو کیسے بہ فکرِ قضا گم سم

خاموش رہ! راحت بھی حاصل ہے مسرت بھی
پھر کیسا گلہ شکوہ، کیونکر ہے بھلا گم سم

میں کیسے بتاؤں کہ کیا بات ہے حامدؔ جی
کر رکھا ہے کیوں اُس نے دے دے کے سزا گم سم

ڈاکٹر محمد اظہر خالد حاشر
خیر پور ٹامیوالی

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ

شہر آقا ﷺ کے پیار میں گم صم
میں نبی ﷺ کے دیار میں گم صم

وہ ﷺ کریں گے مری شفاعت بھی
میں گناہوں کے بار میں گم صم

قرب آقا ﷺ میں آ گیا ہوں اب
میں ہوں اُن ﷺ کے جوار میں گم صم

بے وفائی کو اپنی سوچتا ہوں
پیارے آقا ﷺ کے دار میں گم صم

شہرِ طیبہ کے بے مثال ہیں سب
میں ہوں لیل و نہار میں گم صم

کیا عجب کیفیت ہے طیبہ میں
صبح و شام اس خمار میں گم صم

زندگی ختم ہو یہاں اظہرؔ
سوچ دل پر سوار میں گم صم

ذوالفقار ہمدم اعوان

غزل

گم صم تیرے پیار میں گم صم
بیٹھا ہوں دیدار میں گم صم

لمحۂ خوش گوار میں گم صم
دل یہ راہِ فرار میں گم صم

عشق کسی نے ہے چُنوایا
پتھر کی دیوار میں گم صم

کاٹ کے انگلیاں بیٹھی نسواں
یوسف خود بازار میں گم صم

جسم تو پھرتا ہے گاؤں میں اکثر
دل مرا شہرِ یار میں گم صم

حسن کا پیکر زہرہ جبیں وہ
قوسِ قزح رخسار میں گم صم

ہاتھوں میں پھولوں کی ہے ڈالی
چاہت کے اظہار میں گم صم

فوٹو تری میں سامنے رکھے
قدرت کے شہکار میں گم صم

جھوٹے شخص کے چرچے ہر سو
سچ کا داعی دار میں گم صم

بے جگری سے لڑنے والا
پشت سے آئے وار میں گم صم

گم صم ہوں میں آخری حد تک
بچھڑے ہوئے اک یار میں گم صم

وصل کے خواب اور تیری یادیں
دیدہ و دل کی ہار میں گم صم

رہتے ہیں دیوانے ہمدم
پل دو پل کے پیار میں گم صم

رضوانہ آجمل ملک اعوان

نعتِ رسول ﷺ

کھڑی آقا ﷺ کے میں دربار گم صم
نظر میں آ گئے ادوار گم صُم

رکھی خود مسجدِ نبوی کی بنیاد
اشارے دیتے در دیوار گم صُم

بنا گارا جو چھوٹے پتھروں سے
پتوں سے چھت کے تھے آثار گم صُم

یتیموں سے خریدی قیمتاً جا
بنائے پھر یہاں گھر بارِ گم صُم

لگی بے اختیاری درِ نبیؐ پر
ہوئے آنکھوں سے ہی اظہار گم صُم

ادب بول دھیمے دھیمے تو چل
وہاں پر ہو گئی رفتار گم صم

کہاں تھا ہوش نظریں ہم اُٹھاتے
جھکے سر یہ ہوئے اقرار گم صم

مدینہ جگمگاتا نورِ آقاؐ
مناظر دیکھے پُر انوار گم صم

سنایا چپکے چپکے حال دل کا
بتایا جو مجھے درکار گم صم

نبیؐ کے عشق میں عاشق تھے ڈوبے
جسے دیکھا وہی سرشار گم صم

زیارت کی نبیؐ جی سے التجا ہے
کیے دیدار کے اصرار گم صم

کہاں سے مدحتیں رَانی سے اب ہوں
قلم کاغذ کے ہیں اوزار گم صم

رضوانہ آجمل ملک اعوان

حق کی اذان

حق کی اذان سے ہیں کون و مکان گم صم
ہے یہ زمین گم صم اور آسمان گم صم

رب تیری معرفت میں ہیں دو جہان گم صم
جگ کے مکان گم صم اور لا مکان گم صم

بے مثل ہے جمالِ رب بے مثال عظمت
دیکھا جو نورِ اکبر میرا گمان گم صم

تیرا خیال لے کے جاتا ہے عجب زماں میں
نظارے دیکھ کر میری زبان گم صم

جب دو جہاں ہیں عاجز ہم ناتواں کہاں پر
تیرا بیان گم صم میرا بیان گم صم

اللہ کے جو ہو جاتے اللہ اُن کا ہوتا
عشق خدا میں ہوتی اونچی اڑان گم صم

ڈھونڈو اسے ملے گا دل میں مقیم وہ ہے
ملتے ہیں جا بجا رب کے یہ نشان گم صم

سن سکتے ہی نہیں بول سکتے نہیں کبھی بھی
خود ہاتھوں سے بنے یہ بھگواں بتان گم صم

یہ طور کی پہاڑی حیرت کناں ابھی تک
ہیبت سے ہو گئی ہے ریزہ چٹان گم صم

تسبیح تیری کرتے وہ حمد نعت لکھتے
یہ حمد خوان گم صم اور نعت خوان گم صم

تو خوش نصیب ہے آنی خوابِ فراز دیکھے
منہ میں زبان گم صم یہ ترجمان گم صم

رضوانہ اجمل ملک اعوان

نعتِ رسول صلی اللہ

نبی ﷺ کا جب نام لب نے چوما رواں تھے آنسو زبان گم صم
جو میں نے رحمت کا ہاتھ تھاما رواں تھے آنسو زبان گم صم

سوال دل میں کئی رکھے تھے، در نبی ﷺ جا کے میں کروں گی
ادب کا وہ تھا مقام ایسا رواں تھے آنسو زبان گم صم

میں اُن ﷺ سے مانگوں تو مانگو کیا کیا بھرا ہے بن مانگے میرا دامن
گھڑی ملی شکر کی خدایا رواں تھے آنسو زبان گم صم

کھلا جو رحمت کا در، ہوئیں رنگ و نور کی بارشیں عجب تر
لبوں پہ اصرار دید کا تھا رواں تھے آنسو زبان گم صم

کرم کریں یا نبی ﷺ مجھے اپنے عشق سے مالا مال کر دیں
ہوا جو اظہار عاشقوں کا رواں تھے آنسو زبان گم صم

ہیں شاد آباد در نبی ﷺ راندے تو یہاں پر بے فکر بے غم
جو بدلے حالات کیا سے کیا کیا رواں تھے آنسو زبان گم صم

کہی نہ منہ سے ابھی کرم دیکھو سب دعائیں سنی گئی ہیں
قبول در پر دعا کو پایا رواں تھے آنسو زبان گم صم

حقیر کو (اک دریدہ دامن کو) پھر بلایا ہے اپنے در پر
فقیر کو شاہ جب بنایا رواں تھے آنسو زبان گم صم

بدل گیا ماضی حال روشن ہے اعلیٰ انجام رانی کا ہو
بہ فضل رب دیکھا نورِ اعلیٰ رواں تھے آنسو زبان گم صم

روبینہ شاہین بیناؔ

طنز و مزاح

ہر کوئی رنگِ چمن میں گم سم
اور میں کب سے کچن میں گم سم

ریڈ میک اپ کا اسے بتلاؤ
وہ جو ہے جلوے کے چن میں گم سم

میاں گیسو میں کہیں اٹکے ہیں
بیوی گیسو کے ربن میں گم سم

لے اڑی آپ کے دولہا کو کوئی
آپ ہیں چال چلن میں گم سم

ششدر و حیراں بہو ہے کب سے
ساس کے لہجے کی گن میں گم سم

راک اور پاپ کے اس دور میں بھی
تو ہے نغمۂ کجن میں گم سم

کچکچاتا ہے کوئی دانت بہت
یا ہے بیناؔ کے سخن میں گم سم

شاہدہ صدیقی

غزل

اُداس آنکھیں ہیں ۔۔۔ دل ہے گم سم
تمہاری یادیں ہیں ۔۔۔ روح گم سم

جدائی کا لمحہ ۔۔۔ ذہن گم سم
ملن کی چاہ اور ۔۔۔ پیار گم سم

نمی نظر میں ۔۔۔ ہنسی ہے گم سم
کہ مسکراہٹ ہے ۔۔۔ لفظ گم سم

دلائیں کیا اُن کو یاد وعدے
کہ خواب زندہ ۔۔۔ خیال گم سم

ہوس ہو کیا اُن کو دیکھنے کی
نظر اُٹھائی ۔۔۔ تو وہ تھا گم سم

گلہ ہو تقدیر سے تو کیا ہو
خدا سے؟ ۔۔۔ شکوہ گلہ ہے گم سم

شاہین فصیح ربّانی

غزل

میں اپنی ذات میں مدہوش گم صم
اُدھر دنیا بھی ہے خاموش گم صم

شکستِ فاش کچھوے نے جسے دی
پڑا رہتا ہے وہ خرگوش گم صم

اُسے تسکینِ دل آئی میسر
جبھی رہتا ہے خرقہ پوش گم صم

اسے انصاف ملتا کس طرح پھر
عدالت میں رہا نردوش گم صم

بہت نامہرباں ساقی ہوا ہے
پریشاں میکدہ، مے نوش گم صم

شہنازؔ رضوی

غزل

ہر پل جو رہتا تھا گُم سُم
اِتنا کیوں چلّایا گُم سُم

پیسے چار کما کر جانے
اتنا کیوں اِترا یا گُم سُم

باپ کی محنت کی تھی کمائی
کر کے صفایا بیٹا گُم سُم

بیوہ ماں کی حالت پر بھی
کیسا ہے ماں جایا گُم سُم

آج فلسطیں کی حالت پر
ہے یہ ساری دنیا گُم سُم

نفسا نفسی کا عالم ہے
اپنا اور پرایا گُم سُم

تُم شہنازؔ بتا دو ان کو
اچھّا نہیں یُوں رہنا گُم سُم

صدا کشمیری
سرینگر انڈیا

غزل

آ کے بیٹھا وہ درمیاں گم سم
چار سو دیکھے نو جواں گم سم

زندگی کا نصاب جب دیکھا
کچھ نہ سمجھا رہا گماں گم سم

خود سے مایوس یوں نہیں ہونا
اضطرابی رہے بیاں گم سم

سوچتا ہوں کبھی اسے کہہ دوں
بات میری سنے کہاں گم سم

خوب اس نے جو راز پوچھا تھا
لکھ گیا کوئی سرخیاں گم سم

آزمانے وہ آئیں گے پھر سے
کہہ دو سب لوگ ہیں یہاں گم سم

پھر کسی نے بلاوا بھیجا ہے
کارواں رک گیا میاں گم سم

دلِ ناشاد کو کیا موصی
تھی نہ طینت کیا گماں گم سم

میرا معصوم دل صدا توڑا
کس کے تھا تیر کا کماں گم سم

طارق شہاب

لاہور

غزل

نمناک ہیں نگاہیں دل بے قرار گم صم
اس بار جانے کیوں ہے فصلِ بہار گم صم

کونے میں ایک بیٹھے در پر نظر جمائے
تم کر رہے ہو کس کا اب انتظار گم صم

کیا کیا تجھے بتائیں سن لے سب التجائیں
بیٹھے ہوئے ہیں در پر اے کردگار گم صم

کیا ظلم ہوتا ان کو آتا نہیں نظر اب
کیوں آج کل ہیں سارے یہ پتر کار گم صم

طاقت کے بل پہ حاوی رہتے تھے جو ہمیشہ
بیٹھے ہوئے ہیں ہو کر سب شرمسار گم صم

وہ لوگ بولتا تھا جن کا جہاں میں طوطی
ہیں آج کل کہاں وہ بااختیار گم صم

ممکن نہیں ہے قائم رہنا شہاب حق پر
دہشت زدہ ہے ملت سب جاں نثار گم صم

محمد رضاؔ نقشبندی

غزل

سہمی سہمی گم سم گم سم
تنہا لڑکی گم سم گم سم

دل کی دھڑکن دھڑکا لاگے
الجھا الجھا زیست کا دھاگہ

سانس کی ڈوری گم سم گم سم
اکھڑی اکھڑی گم سم گم سم

کمسن بچی گھر کی نوکر
سن کر جھڑکی گم سم گم سم

آخر اک دن بول پڑے گی
رہنے والی گم سم گم سم

محمد رضا نقشبندی

غزل

بعد مدت کے وہ ملا گم سم
اور مل کے بھی وہ رہا گم سم

اک اشارہ ہی یار کر دیتے
آپ کرتے رہے وفا گم سم

آنکھوں آنکھوں سے ہے دوا دارو
مل رہی ہے مجھے شفا گم سم

تیرے جانے سے شہر کا موسم
چار سو حبس بے ہوا گم سم

واسطہ پڑ گیا ہے گونگوں سے
چپ سا بیٹھا ہے اب رضاؔ گم سم

محمد رضاؔ نقشبندی

نعتِ رسول ﷺ

ہر لمحہ انوار میں گم سم
آقا ﷺ کے دربار میں گم سم

اسریٰ کی شب ملکِ مکرم
سدرہ پر رفتار میں گم سم

سرورِ عالم، سارا عالم
میٹھی سی گفتار میں گم سم

رشد و ہدایت سید ھا رستہ
انہی کے کردار میں گم سم

اکمل اجمل حسنِ کامل
اللہ کے شہکار میں گم سم

نادیہ سحر

غزل

ہو گئے کیوں ترے وعدے گم صم
ساتھ چلنے کے ارادے گم صم

بولنے والا نہیں ہے کوئی
شہر کے سارے ہیں جادے گم صم

کس نے لب سی دیے ہیں تیرے بتا
کس لیے تُو ہے بتا دے گم صم

جیت کیا ہونے لگی ہے اپنی
ہو گئے سارے پیادے گم صم

ایک تصویر میری بات کرے
ایک تصویر بنا دے گم صم

اپنے دل اور میرے دل کے بیچ
کوئی دیوار اٹھا دے گم صم

کیا عجب حال ہمارا ہے سحرؔ
آدھے بے چین ہیں آدھے گم صم

ناصرؔ مجگانوی

غزل

دیر تک سوچتے رہتا گم سم
اک طرف یار وہ بیٹھا گم سم

ہے جدائی کی کسک دل میں لئے
ہجر کے درد کا مارا گم سم

پرکشش، شوخ اداؤں کے سبب
ہو گیا مستی میں رسوا گم سم

دھیان اکثر ہی بھٹک جاتا ہے
ہم نشیں بھی کرے شکوہ گم سم

حالت زار سے بیزار ہو کے
ہٹ گیا خوف سے شیدا گم سم

جام عشرت ہے نہ مدہوشی رہی
ست مے خانہ میں تنہا گم سم

عشق میں حال ہوا ہے ناصرؔ
کنج تنہائی میں سہما گم سم

نوید ظفر کیانی

غزل

ڈوب کر بھی کوئی وحدت میں ہوا نہ گم سم
کوئی پا کر غمِ ہجراں کا خزانہ گم سم

سارے پتھرائے کسی ہوشربا جادو سے
تیری محفل میں کہاں میں ہی یگانہ گم سم

ہوش والے کسی نادانی کی حسرت میں ہیں
تیر کی زد میں نہ آ کر ہے نشانہ گم سم

کس نشے میں تھا سمے، ایک قدم بھی نہ چلا
خود کو دوھراتا رہا کوئی زمانہ گم سم

زاویئے اِتنے بھلا کس کے بنے تھے پہلے
عکس دیکھے تو ہوا آئینہ خانہ گم سم

کل کلاں کون جدائی کا سفر کاٹے گا
ہو گیا کر کے مسافر کو روانہ گم سم

ہر قدم عشق کا، اسرار کی دلدل میں ہے
دھند میں غار کا ہو جیسے دھانہ گم سم

گیت کو ایسی حقیقت نے ہتھیلی میں بھرا
حرف کے چاک پہ اب بھی ہے ترانہ گم سم

کسی غرفے سے ہوا ایسا کوئی جلوہ طلوع
دیکھ کر شب کا ہے سارا ہی گھرانہ گم سم

تیری نرِ دوش اناؤں پہ مقدمہ کیسا؟
تیرا شاعر تو مزاجاً ہے پرانا گم سم

میں نے کھویا نہ وہاں پر بھی شعورِ ہستی
ہر اکائی تھی جہاں خانہ بہ خانہ گم سم

ڈھونڈنے والوں کو کس دنیا میں مل پائے گا
بیخودی کے کسی عالم میں دوانہ گم سم

یہ گلی ہے کہ کئی صدیوں کا پاتال ظفرؔ
آمنے سامنے کے گھر کا فسانہ گم سم

نوید ظفر کیانی

نعت رسولِ مقبول ﷺ

زائر ہے مدینے کی فضا میں گم سم
حیرت کدۂ ارض وسما میں گم سم

جاں ہے کہ کسی کیف کے عالم میں ہے
دل ہے کہ ہے آغوشِ عطا میں گم سم

تن چور مسافت کی تھکن سے لیکن
ہر سانس کسی موجِ صبا میں گم سم

بیساختہ روضے سے لپٹتی نظریں
جیسے ہوں خود اپنی ہی ادا میں گم سم

ملتا ہی نہیں اپنی اکائی کا سرا
جیون ہے عجب رنگِ فنا میں گم سم

دیوانہ ہے سرشار مدینے آ کر
اور قربتِ محبوبِ خدا میں گم سم

حیرانیاں ابلاغ کی مسند پر ہیں
الفاظ ہیں بازارِ صدا میں گم سم

میخانہ بٹھا ہے، نشہ اذن کا ہے
کیا نی ہے کسی اور ہوا میں گم سم

ہاشم علی خان ہمدم

غزل

زندگی کے حصار میں گم صم
دل ہے کیسے خمار میں گم صم

کس کو دیکھا سحر کی صورت میں
آنکھ ہے خواب شار میں گم صم

خامشی میں بھی کوئی خوش آواز
ہو گیا ہے قرار میں گم صم

کتنے منظر سمیٹ رکھے ہیں
آئنے کے مدار میں گم صم

تتلیوں کو اداس دیکھا ہے
گوشۂ لالہ زار میں گم صم

اعتماد اور اعتبار کے ساتھ
کب سے ہیں انتظار میں گم صم

کھو گیا ہوں خراج لیتے ہوئے
چاہتوں کے دیار میں گم صم

قافلہ تو گزر چکا لیکن
راستے ہیں غبار میں گم صم

خشک پتے نمود پانے لگے
موجۂ نو بہار میں گم صم

تیرے بیمار اور کیا کرتے
جل رہے ہیں بخار میں گم صم

ہم محبت میں اعتماد کے ساتھ
ہو گئے اعتبار میں گم صم

پڑھتے جاتے ہیں دل کا افسانہ
حسن صورت نگار میں گم صم

وہ لپٹتا ہے برف زاروں سے
ہم جلے ہیں چنار میں گم سم

دل محبت بھرے جزیرے پر
جان پھولوں کے ہار میں گم صم

سبز چھاؤں میں ہے خزاں کی دھوپ
موسم گل ہے خار میں گم صم

کتنے رنگوں سے بات ہوتی ہے
پیکر طرحدار میں گم صم

بارشوں نے نہال رکھا ہے
موسم برگ و بار میں گم صم

بزم ہے یہ اداس لوگوں کی
ہم ہوئے کس شمار میں گم صم

کون گزرا ہوا کے گھوڑے پر
دھول ہے رہ گزار میں گم صم

دل کی دنیا میں آن بیٹھے ہیں
خواہشوں سے فرار میں گم صم

خوف طاری ہے کیوں شکاری پر
کیا ہے؟ کونجوں کی ڈار میں گم صم

پھر بھی کتنا سکون ملتا ہے
وحشتوں کے فشار میں گم صم

جبر کا خوف بھی ہے نادیدہ
شیر جیسے کچھار میں گم صم

ہم زمانے سے دور ہیں ہمدم
ہم ہیں اپنے ہی پیار میں گم صم

ہاشم علی خان ہمدم

غزل

دِل مچلتا ہے ، پیار میں گم صم
دم نکلتا ہے ، پیار میں گم صم

کوئی سایہ ہے، چارسو میرے
ساتھ چلتا ہے، پیار میں گم صم

قطرے قطرے سے پیاس بجھتی ہے
کیا پگھلتا ہے، پیار میں گم صم

اک ستارا ہے، دھوپ نگری میں
روز ڈھلتا ہے، پیار میں گم صم

آنکھ زندہ ہے ، کس محبت میں
خواب پلتا ہے، پیار میں گم صم

دل محبت میں بے خرد ہو کر
کب سنبھلتا ہے، پیار میں گم صم

کتنے رنگوں سے ، نقش بنتا ہے
رخ بدلتا ہے، پیار میں گم صم

یہ دھواں کیوں ہے؟ برف زاروں میں
کچھ ابلتا ہے ، پیار میں گم صم

کتنا گہرا ہے؟ یہ سمندر بھی
دل اچھلتا ہے، پیار میں گم صم

ہجر کیسا ہے ؟ دو کناروں پر
غم اگلتا ہے، پیار میں گم صم

یہ جنوں کیا ہے؟ یہ فسوں کیا ہے؟
جاں نگلتا ہے، پیار میں گم صم

یہ سحر کیا ہے ؟ شام کیسی ہے؟
دن نکلتا ہے ، پیار میں گم صم

بے چراغی کے دور میں ہمدم
کون جلتا ہے، پیار میں گم صم

یوسف توقیر

غزل

میں بھی خاموش وہ بھی تھا گم صم
پھر اچانک وہ چل پڑا گم صُم

اس کی پلکوں پہ آنسوؤں کے دیے
دیکھ کر ہو گئی ہوا گم صُم

وہ اچانک بچھڑ گیا مجھ سے
تو مرا ذہن ہو گیا گم صُم

گاڑیاں آتی اور جاتی رہیں
منتظر میں کھڑا رہا گم صُم

لہریں ساحل پہ سر پٹختی رہیں
اور ساحل پہ ناخدا گم صُم

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	گم سم۔
مشاعرہ رنگ	منفرد ردیف مشاعرہ و نظم رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم **موجِ غزل** کے فیس بک پر منعقد کردہ **مشاعرہ نمبر ۴۱۴** پر مشتمل ہے۔شعراء کے نام اردو حروفِ تہجی کی ترتیب سے شامل کئے گئے ہیں۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمین محفوظ۔
اِجازت	اِس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جا سکتا ہے یا اِس کا اشتراک کیا جا سکتا ہے تاہم اِس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی قطعی اجازت نہیں ہے۔ اِس کے لئے شاعر کی پیشگی اجازت از حد ضروری ہے۔
صفحات	۸۲
تاریخ مشاعرہ	۲۷ اپریل ۲۰۲۴ئ
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانیؔ، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسم ہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام